السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

میں نے سوموار کے دن نفلی روزہ کی نیت کی لیکن اذان فجر کے بعد میں نے پی لیا تو کیا یہ روزے مجھے مکمل کرنا چاہیے؟ کیا اس کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ جو شخص نفلی روزے میں اذان فجر کے بعد کھا پی لے تو کیا اسے یہ روزہ مکمل کرنا چاہیے؟ رہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ جب اس کا روزہ فرض ہو تو وہ اس وقت کھانے پینے اور دیگر تمام ایسی اشیاء سے رک جائے جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جب اسے یقین ہو جائے کہ فجر طلوع ہو گئی ہے یا وہ کسی ایسے موذن کی اذان سن لے جس کی عادت یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد اذان دیتا ہے یا اذان دینے کے لیے ایسے کیلنڈر کو سامنے رکھتا ہے جس میں طلوع فجر کے اوقات بے حد احتیاط کے ساتھ درج کیے گئے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكُلوا وَاشرَبوا حَتّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيطُ الأَبيَضُ مِنَ الخَيطِ الأَسوَدِ مِنَ الفَجرِ... ١٨٧ ... سورة البقرة

''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(ان بلالا یوذن بلیل' فکلوا واشربوا حتی ینادي ابن ام مکتوم) (صحيح البخاري' الاذان' باب اذان الاعمیٰ اذا   الخ' ح: 617)

''بلال رات کو اذان دیتا ہے تم کھاؤ پیو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔''

ابن ام مکتوم ایک نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک ان سے یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے، صبح ہو گئی ہے۔

اگر طلوع فجر کے بعد اس نے کچھ کھا پی لیا یا کوئی مفطر چیز استعمال کر لی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، اسی طرح نفلی روزہ رکھنے والے نے بھی اگر طلوع فجر کے بعد کچھ کھا پی لیا یا کوئی مفطر چیز استعمال کر لی تو اس کا روزہ بھی نہیں ہو گا ہاں البتہ فرض اور نفل روزے میں اس اعتبار سے ضرور فرق ہے کہ نفلی روزہ کی نیت دن کو بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ طلوع فجر کے بعد سے روزہ کی نیت کرنے تک کچھ کھایا پیا نہ ہو اور نہ کسی اور ایسی چیز کو استعمال کیا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

(ہل عندکم شیٔ؟ فقلنا: لا' قال: فانی اذن صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا: یا رسول اللہ! اہدي لنا حیس' فقال: ارینہ' فلقد اصبحت صائما فاکل) (صحيح مسلم' الصیام' باب جواز صوم النافلة بنیة من النہار   الخ' ح: 1154)

''کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں! تو آپ نے فرمایا ''پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں'' ایک دن آپ پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس حلوے کا تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے بھی دکھاؤ (آپ نے فرمایا) میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے کھا لیا۔''

نیت کے بارے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

(انما الاعمال بالنیات' وانما لکل امري مانوي) (صحيح البخاري' بدء الوحی' باب کیف کان بدء الوحی   الخ' ح: 1 و صحيح مسلم' الامارة' باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیة   الخ' ح: 1907)

''تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 175